عدالتوں میں قادیانی پسپائی

دین اصل میں اللہ پروردگار عالم کی وہ ہدایت ہوتی ہے جو انبیاء کی وساطت سے انسانوں تک پہنچتی ہے۔ کسی بھی دین میں مرکز و محور صحیفہ آسمانی نہیں بلکہ نبی کی ذاتِ اقدس ہوتی ہے۔ یعنہٖ اللہ کی آخری ہدایت یعنی اسلام کا مرکز و منبع اور محور و منتہا بھی نبی کی ذات والا صفات ہی ہے۔ بالفاظ دیگر اب قیامت تک دین اسلام کا تنہا ماخذ حضور اقدس ﷺ ہی ہیں۔

قرآن وہی ہے جسے حضور ﷺ قرآن کہیں سنت وہی ہے جسے حضور ﷺ سنت قرار دیں اور بات بھی وہی حدیث ہے جس کی نسبت حضور ﷺ سے ثابت ہو۔ لہٰذا یہ کہنا بالکل حق اور سچ ہے کہ دین اسلام میں مبدأ و منبع اور مرکز و محور کی حیثیت حضور ﷺ کو ہی حاصل ہے۔

چونکہ اسلام اس زمین پر اللہ کی آخری ہدایت ہے اور حضور ﷺ بھی اس ہدایت کو لانے والے مقدس گروہ کے آخری فرد ہیں اس لیے دین اسلام کے اندر یہ بات بالوضاحت بیان کردی گئی ہے کہ کسی بھی مسلمان کا اسلام سے تعلق اتنی دیر ہی قائم و دائم رہ سکتا ہے جتنی دیر اس کے نزدیک حضور ﷺ کی محبت تمام رشتوں پہ غالب رہے۔

مسلمانوں کی پوری تاریخ اس بات پہ شاہد ہے کہ عملی طور پر اگرچہ مسلمان ادھر اُدھر بھٹکتے رہے مگر اس رشتے سے اپنی محبت میں انہوں نے کسی دور میں بھی کمی نہیں آنے دی۔ یہی وہ بنیاد ہے جس کی وجہ سے دنیائے کفر اسلام کے خلاف اپنے مکروہ منصوبوں میں اس معاملے کو سرفہرست رکھتی ہے اور جب بھی وہ اسلام پہ ضرب کاری لگانا چاہتی ہے تو وہ مسلمانوں کے اسی رشتے پہ لگاتی ہے اور سرتوڑ کوشش کرتی ہے کہ مسلمانوں کی محبت کا مرکز و محور تبدیل ہو جائے۔ یہ الگ بات ہے کہ وہ اپنی اس مذموم کوشش میں کس قدر کامیاب ہوتی ہے لیکن بہرحال یہ بات قابل توجہ ہے کہ وہ ہمیشہ اس کوشش کو نئے رنگ روپ اور نئے بہروپ میں کرتی رہتی ہے۔ ایسی ہی اک مکروہ و مذموم کوشش برصغیر میں آنجہانی مرزا قادیانی کی صورت میں رنگ لائی مگر اس مرتبہ بھی معاملہ دنیائے باطل کی امیدوں کے برعکس ہی رہا۔ امت کی تمام سعید روحیں باطل کی اس کوشش کے خلاف برسرپیکار ہو گئیں اور اس سلسلہ میں جس سے جو بھی بن پڑا وہ

کر گزرا۔ قادیانیت نے ایک صدی تک جتنے محاذ ممکن ہو سکتے تھے' وہ کھولنے کی بھرپور کوشش کی مگر ہر جگہ نہ صرف یہ کہ انہیں منہ کی کھانا پڑی بلکہ وہ ذلیل و رسوا بھی ہوئے۔ ایسا ہی ایک عدالتی محاذ بھی تھا۔ اس محاذ پہ بھی قادیانی ہر ممکن اسلحہ اور کیل کانٹے سے لیس ہو کر آئے مگر اللہ کے فضل و کرم سے یہاں سے بھی وہ ناکام و نامراد ہو کر ہی نکلے۔ عدالتی محاذ پر قادیانیوں کی ذلت و رسوائی کی حقیقی داستان اس سائٹ کا موضوع ہے۔ قادیانیوں نے کیا کیا پینترے بدلے؟ تاویل و تلبیس کے کیا کیا گل کھلائے؟ ظل و بروز کے سائے میں کیسے پناہ لینے کی کوشش کی اور منافقت و شرافت کے کیسے کیسے لبادے اوڑھے؟ یہ سب کچھ اس سائٹ نے اپنے صفحات میں سمیٹ رکھا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ آپ کو مسلمان وکلاء کی جرأتِ ایمانی' جج صاحبان کی مومنانہ فراست اور عدل کے تقاضوں کی ایمان افروز کہانی بھی پوری آب و تاب کے ساتھ ملے گی۔

میرا یقین ہے کہ یہ کام مبارکبادیں وصول کرنے کے بجائے شفاعت محمدی ﷺ کے حصول کے لیے ہی کیا ہوگا۔ اس لیے میری دعا ہے کہ اللہ ان کی اس سعی جمیلہ کو قبول فرمائے اور اسے تمام مسلمانوں کے لیے عموماً اور کارکنان ختم نبوت کے لیے خصوصاً' فہم و فراست کی نئی نئی راہیں کھولنے کا باعث بنائے۔

غلام مصطفٰی چوہدری
ایڈووکیٹ ہائی کورٹ